فیض کی شاعری میں انسان دوستی کا پیغام

★جس طرح الھڑ ہواؤں کا کوئی مذہب نہیں..... جس طرح چودھویں کے چاند سے نکلی دودھیا چاندنی کا کوئی کیش نہیں..... جس طرح ایک معصوم بچے کی معصوم سی مسکراہٹ کا کوئی دھرم نہیں..... جس طرح سمندر کی مست لہروں کا کوئی دین نہیں..... ٹھیک اسی طرح ایک فن کار کا بھی کوئی دین دھرم نہیں ہوتا...۔"

مشہور و معروف شاعر جناب فیض احمد فیض کا بھی کوئی مذہب نہیں. یہ کہنے کا میرا یہ مطلب ہرگز بھی نہیں کہ فیض مسلمان نہیں تھے...۔"

بلکہ میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ فیض کے نزدیک اپنے مذہب میں جو سب سے اہم جزو تھا... وہ انسانیت اور بھائی چارے کا پیغام اور عالمی محبت اور اخوت کی تبلیغ و تدریس تھا.

انہوں نے اس بات کی انتھک کوشش اور جد و جہد کی کہ انسانیت کا پیغام عوام الناس تک پہنچایا جائے اور نفرت و عداوت کی دیوار کو منہدم کرکے دوستی اور اخوت و محبت کا آہنی ستون تیار کیا جائے.

سچ بات تو یہ ہے کہ قلبِ فیض میں غریب، نادار اور مزدور طبقہ کے بے کس لوگوں کے لئے پُر خلوص ہمدردی کے بے پناہ جذبات

محترمی... آداب!

گذشتہ شمارہ باصرہ نواز ہوا. معلوماتی اور مخطوطاتی مضامین سے طبیعت خوش ہوئی۔ اس کے لئے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ایک مضمون مشہور شاعر فیض پر ارسال کر رہا ہوں. شاید کہ قارئین کرام کے لئے، خصوصاً طلباء ادب کیلئے مفید ثابت ہوگا۔ شائع فرماکر شکریہ کا موقعہ دیں امید کہ طبیعت اچھی ہوگی.

—— خیر طلب: عرفان احمد، پٹنہ

بھرے ہوئے تھے۔

انہوں نے غمِ ایام کو ہنستے اور مسکراتے ہوئے جھیلا... زندگی کے سارے مصائب کا بڑے حوصلہ اور جواں مردی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اور اپنی ۷۳ سالہ زندگی میں انسان سوز تحریک سے کبھی بھی سمجھوتہ نہیں کیا۔

اگر یہ کہا جائے کہ فیض کی شاعری کا مرکزی مقصد انسان دوستی کا پیغام دینا اور جبر و ظلم کا صفایا کرنا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔"

" فیض کی شروع کی شاعری میں غمِ جاناں اور غمِ دوراں کا جو گہرا امتزاج ملتا ہے، وہ زندگی کے نشیب و فراز کا نتیجہ ہے۔ لیکن حدیثِ دل یا لذتِ ہوش و گوش کی دل فریبی بہت دنوں تک قائم نہیں رہ سکی۔

جیسے ہی غمِ روزگار نے زندگی کے تلخ حقائق سے قریب کیا، اُسی وقت سے محبوب کی یاد سے بے گانہ ہوگئے۔

" دنیا نے تیری یاد سے بے گانہ کردیا
تجھ سے بھی دلفریب ہیں غم روزگار کے "

اور یہیں سے فیض کی شاعری کا وہ دور شروع ہوگیا جس میں انہوں نے محض حسنِ دل آراء کی سیج دھج پر توجہ نہ دی بلکہ زمانے کے دکھ درد، عوام کے مصائب و آلام اور صدیوں کے بہیمانہ ظلم و ستم کو اپنی شاعری میں شامل کرکے نئی زندگی کی وہ کشمکش پیش کی جس میں جگر کے زخم اور خونِ دل میں غمِ جاناں اور غمِ دوراں ایک دوسرے سے پیوست ہوگئے۔

" مجھ سے پہلی سی محبت
میری محبوب
مانگ "

عرفان احمد، انٹرمیڈیٹ آرٹس (بی) اے، بی۔این کالج پٹنہ